دف کا شرعی حکم کیا ہے؟

دف کی شرعی حیثیت درج ذیل ہے:

عَنْ عَائِشَةَ رضی االله عنها اَنَّ اَبَا بَكْرٍ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا جَارِيَتَانِ فِي اَيَّامِ مِنًى تُغَنِّيَانِ وَتُدَفِّفَانِ وَتَضْرِبَانِ وَالنَّبِيُّ صلیٰ الله علیه وآله وسلم مُتَغَشٍّ بِثَوْبِهِ فَانْتَهَرَهُمَا اَبُو بَكْرٍ فَكَشَفَ النَّبِيُّ صلیٰ الله علیه وآله وسلم عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ دَعْهُمَا يَا اَبَا بَكْرٍ فَإِنَّهَا اَيَّامُ عِيدٍ وَتِلْكَ الْاَيَّامُ اَيَّامُ مِنًى وَقَالَتْ عَائِشَةُ رضی االله عنها رَاَيْتُ النَّبِيَّ صلیٰ الله علیه وآله وسلم يَسْتُرُنِي وَاَنَا اَنْظُرُ إِلَى الْحَبَشَةِ وَهُمْ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ صلیٰ الله علیه وآله وسلم دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي اَرْفِدَةَ يَعْنِي مِنْ الْاَمْنِ

حضرت عائشہ رضی االله عنہا سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کے ہاں تشریف لائے۔ آپ کے پاس عید کے دنوں دو لڑکیاں گا رہی تھیں، دف بجا رہی تھیں اور پاؤں مار رہی تھیں۔ نبی کریم صلیٰ الله علیه وآله وسلم کپڑا اوڑھ کر آرام فرما تھے۔ حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے لڑکیوں کو ڈانٹا، تو نبی کریم صلیٰ الله علیه وآله وسلم نے اپنے چہرہ انور سے کپڑا ہٹا کر فرمایا: اے ابوبکر! ان کو چھوڑ دو (جو کر رہی ہیں کرنے دو) یہ عید کے اور حج کے دن ہیں۔ حضرت عائشہ رضی االله عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم صلیٰ الله علیه وآله وسلم نے مجھے کپڑے میں ڈھانپ رکھا تھا اور میں حبشیوں کو مسجد میں کھیلتے ہوئے دیکھ رہی تھی۔ حضرت عمر نے انہیں ڈانٹا تو نبی کریم صلیٰ الله علیه وآله وسلم نے فرمایا: انہیں نہ روکو۔ اے بنی ارفدہ! تم تسلی سے اپنا کام کرتے رہو۔

1. بخاري، الصحيح، 1: 335، رقم: 944، 3: 1298، رقم: 3337، دار ابن كثير اليمامة بيروت
2. مسلم، الصحيح، 2: 608، رقم: 892، دار احياء التراث العربي بيروت
3. احمد بن حنبل، المسند، 6: 84، رقم: 24585، موسسة قرطبة مصر

حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ ذَكْوَانَ قَالَ قَالَتِ الرُّبَيِّعُ بِنْتُ مُعَوِّذِ بْنِ عَفْرَاءَ جَاءَ النَّبِيُّ صلیٰ الله علیه وآله وسلم فَدَخَلَ حِينَ بُنِيَ عَلَيَّ فَجَلَسَ عَلَى فِرَاشِي كَمَجْلِسِكَ مِنِّي فَجَعَلَتْ جُوَيْرِيَاتٌ لَنَا يَضْرِبْنَ بِالدُّفِّ وَيَنْدُبْنَ مَنْ قُتِلَ مِنْ آبَائِي يَوْمَ بَدْرٍ إِذْ قَالَتْ إِحْدَاهُنَّ وَفِينَا نَبِيٌّ يَعْلَمُ مَا فِي غَدٍ فَقَالَ دَعِي هَذِهِ وَقُولِي بِالَّذِي كُنْتِ تَقُولِينَ

خالد بن ذکوان نے حضرت ربیع بنت معوذ بن عفراء سے روایت کی ہے جب میری رخصتی ہوئی تو حضورنبی اکرم صلیٰ الله علیه وآله وسلم میرے پاس تشریف لائے اور اس طرح میرے بستر پر آکر جلوہ افروز ہوئے جیسے آپ بیٹھے ہیں۔ تو کچھ لڑکیاں دف بجا کر اپنے ان بزرگوں کے کارنامے بیان کررہی تھیں جو غزوہ بدر میں جامِ شہادت نوش فرما گئے تھے۔ جب ان میں سے ایک لڑکی نے کہا: اور ہم میں ایسے نبی بھی ہیں جو کل کی بات جانتے ہیں، تو حضور نے فرمایایہ بات چھوڑو، وہی کہو جو تم کہہ رہی تھیں۔

بخاري، الصحيح، 5: 1976، رقم: 4852

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا اَنَّهَا زَفَّتِ امْرَاَةً إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَقَالَ نَبِيُّ اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم يَا عَائِشَةُ مَا كَانَ مَعَكُمْ لَهْوٌ فَإِنَّ الْأَنْصَارَ يُعْجِبُهُمُ اللَّهْوُ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک عورت کو نکاح کے بعد دلہن بنا کر ایک انصاری کے ہاں بھیجا۔ تو حضور نبی اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: عائشہ! تمہارے پاس کھیل کود کا بندوبست نہیں؟ انصار کو کھیل کود پسند ہے۔

بخاري، الصحيح، 5: 1980، رقم: 4867

عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ حَاطِبٍ الْجُمَحِيِّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم فَصْلُ مَا بَيْنَ الْحَرَامِ وَالْحَلَالِ الدُّفُّ وَالصَّوْتُ

حضرت محمد بن حاطب جمحی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: حلال و حرام کے درمیان فرق دف بجانا اور گانا ہے (یا جہاں یہ کچھ ہو سمجھو حلال یعنی نکاح وشادی ہے۔ اگر نہیں اور چپکے سے معاملہ ہو رہا ہے تو بدکاری ہے)۔

ترمذي، السنن، 3: 398، رقم: 1088، دار احياء التراث العربي بيروت

عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللہ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم اَعْلِنُوا هٰذَا النِّكَاحَ وَاجْعَلُوهُ فِي الْمَسَاجِدِ وَاضْرِبُوا عَلَيْهِ بِالدُّفُوفِ

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے حضور نبی اکرم صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نکاح کی تشہیر کرو، مسجدوں میں نکاح کرو اور نکاح (شادی) پر دف بجاؤ!

ترمذي، السنن، 3: 398، رقم: 1089

علامہ بدرالدین محمود بن احمد عینی رحمۃ اللہ علیہ شرح صحیح بخاری میں لکھتے ہیں:

ان احادیث مبارکہ سے ایک بات یہ ثابت ہوئی کہ شارع علیہ السلام کے سامنے خوشی کے موقع پر دف بجایا، گانا گایا اور کھیل کھیلا گیا۔ یعنی جو حلال و حرام کو بیان فرمانے والے ہیں اُن کے سامنے یہ امور بجا لائے گئے مگر آپ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منع نہ فرمایا۔ اسی طرح دف بجا کر اور جائز و مباح گانا گا کر اعلان نکاح کیا گیا تاکہ نکاح اور چھپ چھپا کر بدکاری کرنے میں فرق ہو جائے۔

مزید لکھتے ہیں:

یہ جائز امور میں سے ہے۔ لہذا ان پر انکار نہ کیا جائے۔

امام ابو یوسف رحمہ اللہ سے پوچھا گیا کہ بیاہ شادی کے علاوہ آپ دف بجانے کو مکروہ سمجھتے ہیں؟ جیسے عورت یا بچہ گھر میں دف بجائے، انہوں نے کہا کوئی کراہت نہیں۔

(اور بخاری کی روایت کے مطابق) عورتوں کا اجنبی مردوں کو دیکھنے کا جواز ملتا ہے اس لئے کہ عورتوں کا اجنبی مردوں کو دیکھنا صرف اس صورت میں مکروہ ہے جب وہ ان کے حسن و جمال پر نظر رکھیں اور اس سے لذت اندوز ہوں۔ عورت کا اجنبی مرد کے چہرے کو شہوت کی نیت سے دیکھنا ہو تو بالاتفاق حرام ہے۔ ''وان کان بغیر شھوۃ فالاصح عدم التحریم ''اور اگر یہ دیکھنا شہوت کے بغیر ہو تو صحیح تر یہی ہے کہ یہ حرام نہیں۔

بعض حضرات نے یہ واقعات ''مسلمان عورتوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں] ''النور، 24: 31 [کے نزول سے پہلے کے ہیں یا سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے بالغ ہونے سے پہلے کے ہیں۔ یہ بات درست نہیں کیونکہ ابن حبان کی روایت میں ہے کہ یہ واقعہ وفد حبشہ کی مدینہ منورہ میں آمد کے وقت ہوا اور وفد حبشہ سات ہجری میں مدینہ منورہ آیا تھا اور اس وقت سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی عمر مبارک پندرہ سال تھی۔

علامہ عيني، عمدۃ القادری، 6: 271، دار احیاء التراث العربي بیروت

عبد الرحمن الجزیری لکھتے ہیں :

مذہب مختار یہ ہے کہ دف اور ساز بجانا جس میں آداب کے خلاف کوئی بات نہ ہو، بلا کراہت جائز ہے جب تک یہ خرابیوں اور بیہودگیوں پر مشتمل نہ ہو)مثلاً بیاہ شادی کے مواقع پر اجنبی عورتوں کا بن ٹھن کا باہر نکلنا، مردوں اور باراتیوں کے سامنے پھدکنا، مٹکنا وغیرہ) اگر کوئی ایسی بات ہوگی تو حرام ہے۔

عبدالرحمن الجزیری، کتاب الفقہ علی المذاہب الاربعہ، 4: 9، دار احیاء التراث العربي بیروت لبنان

مذکورہ بالا احادیث مبارکہ کے علاوہ بھی بہت سی روایات ہیں جن میں دف بجانے کی اجازت ہے۔ لہذا دف بجانا جائز ہے۔

کیا شادی میں مہندی کی تقریب کا انعقاد جائز ہے ؟

سب سے پہلے یہ بنیادی اصول ذہن نشین کر لیں کہ دلیل کسی کام کے جواز کے لیے نہیں، بلکہ اس کے ممنوع ہونے کے لیے دی جاتی ہے۔

جس آرٹیکل کا آپ نے حوالہ دیا اس میں واضح طور پر لکھا ہوا ہے کہ شادی کی رسومات اگر اسلامی تعلیمات کے خلاف نہ ہوں تو انہیں انجام دینے میں کوئی مضائقہ نہیں۔ اسی لیے مہندی یا شادی کی دیگر تقریبات میں اگر عورتیں مرد اکٹھے نہ ہوں، فحش گانے اور بے ہودہ رقص کا اہتمام کرنے کی بجائے خواتین کے لیے الگ محفل اور مردوں کے لیے الگ مجلس ہو، تو مہندی کی تقریب سرانجام دینے میں کوئی حرج نہیں۔ اچھے کلام، ڈھول اور دف کی اجازت تو حدیث مبارکہ میں دی گئی ہے، بلکہ یہاں تک فرمایا گیا کہ حرام (زنا) اور حلال (نکاح) میں فرق ہی ان چیزوں کا ہے۔ حدیث مبارکہ ہے :

عَنْ عَائِشَةَ عَنِ النَّبِيِّ قَالَ اَعْلِنُوْا هٰذَا النِّکَاحَ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالْغِرْبَالِ

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اﷲ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اس نکاح کا اعلان کرو اور اس پر ڈھول بجاؤ''۔

1. ابن ماجہ، السنن، 1: 611، رقم: 1895، دارالفکر، بیروت
2. بزار، المسند، 6: 171، رقم: 2214، موسسۃعلوم القرآن مکتبۃ، بیروت
3. احمد بن ابرہیم، معجم شیوخ، 2: 640، رقم: 271، مکتبۃالعلوم والحکم، المدینۃ المنورۃ
4. شوکاني، نیل الاوطار، 6: 336، دارالجیل، بیروت

بعض محدثین نے اسی حدیث مبارکہ کو الفاظ کی تبدیلی کے ساتھ نقل کیا ہے :

عَنْ عَائِشَةَ رضي اﷲ عنها قَالَتْ قَالَ رَسُوْلَ اﷲ اَظْهِرُوْا النِّکَاحَ وَاضْرِبُوْا عَلَيْهِ بِالْغِرْبَالِ

''سیدہ عائشہ صدیقہ رضي اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اﷲ صلیٰ اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: نکاح کو ظاہر کرو اور اس پرڈھول بجاؤ''۔

1. ابن منصور، السنن، 1: 203، رقم: 635، الدارالسلفیۃ، الھند
2. ابن راہویہ، المسند، 2: 393، مکتبۃ الایمان المدینۃ المنورۃ
3. اسحاق بن ابراہیم، المسند، 2: 393، رقم: 945، مکتبۃالایمان، المدینۃ المنورۃ

4. بيهقي، المتوفي 457، السنن، 7: 290، رقم: 14476، مكتبة دارالباز، مكة المكرمة

اہل لغت کے نزدیک ''الغربال'' کا معنی ومفہوم درج ذیل ہے :

غربل: ''أعلنوا النكاح واضربوا عليه بالغربال'' أي بالدُّف لأنه يُشبه الغِربال في استدارته

''نکاح کااعلان کرو اور اس پر ڈھول بجاو'' یعنی دف بجاؤ کیونکہ دف گولائی میںڈھول سے مشابہت رکھتاہے۔

ابن اثير، النهاية، 3: 352، المكتبة العلمية، بيروت

الغربال (الدف) الذي يضرب به شبّه بالغربال في استدارته ومنه الحديث أعلنوا النكاح واضربوا عليه بالغربال (و) يكني بالغربال عن (الرجل النمام)

''غربال سے مراد دف ہے جس پر ضرب لگائی جاتی ہے اور اس کو غربال (چھلنی) کے ساتھ اس کی گولائی میںتشبیہ دی گئی ہے حدیث پاک میں ہے نکاح کا اعلان کرو اور اس پر غربال (یعنی دف) بجاؤ (جیسے) چغل خور شخص کو بھی کنایۃ غربال کہاجاتاہے''۔

زبيدي، تاج العروس، 30: 88، 89، دارالهداية

چغل خور شخص کو کنایۃ غربال (ڈھول) اس لیے کہا جاتا ہے کہ وہ ہرجگہ ڈھول کی طرح بجتا (بولتا) رہتاہے۔

''أعلنوا النكاح واضربوا عليه بالغربال'' عني بالغربال الدُّفَّ شبّه الغربال به

''نکاح کا اعلان کرو اور اس پر ڈھول بجاؤ'' یعنی دف غربال (ڈھول) کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے۔

ابومنصور، تهذيب اللغة، 8: 202، داراحياء التراث العربي، بيروت

غربل: غربَلَ الشئ... والغِربالُ: ماغُربِلَ به معروف غربلت الدقيق وغيره... أعلنوا النكاح واضربوا عليه بالغربال، عني بالغربال الدُّفَّ شبه الغربال به في استدارته.

''غربل: کسی چیز کو چھاننا--- اور غربال: جس کے ساتھ اس چیز کو چھانا جائے، جیسے مشہور ہے آٹا چھاننا وغیرہ---نکاح کا اعلان کرو اور اس پر ڈھول بجاو، یعنی دف غربال (ڈھول) کے ساتھ مشابہت رکھتی ہے یہ گولائی میں ڈھول کی طرح ہوتی ہے۔

ابن منظور، لسان العرب، 11: 491، دارصادر، بيروت

الغربال: مایُغَربَل بہ، الدُف، الرجل النمام .

''چھلنی، دف، چغلخور''۔

لوئیس معلوف، المنجد في اللغۃ: 548، بیروت

لیکن یاد رہے اسلام دین فطرت ہے۔ ہربات میں توازن واعتدال کی تلقین کرتا ہے۔

كُلُوْاوَاشْرَبُوْاوَلَاتُسْرِفُوْاإِنَّهٗ لَايُحِبُّ الْمُسْرِفِيْنَ

''کھاؤ اورپیؤ اور حد سے نہ بڑھو! بے شک وہ حد سے بڑھنے والوں کو پسند نہیں فرماتا''۔

الاعراف، 7: 31

نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ سب عبادات ہیں اور اللہ رضا کی موجب مگر ان میں بھی اعتدال ہے۔ بعض اوقات میں نماز سے حکماً منع کردیا گیا۔ روزے میں سحری وافطاری کی تاکید کردی اورصوم وصال سے منع فرما دیاگیا۔ عفت و عصمت اور بدکاری سے منع کر کے شادی کا حکم دے دیاتاکہ فطری تقاضے بھی جائز راستے سے پورے ہوسکیں۔ اللہ کے راستے میں خرچ کرنے کی تلقین وتعریف فرما کر اس میں بھی حدبندی کر دی تا کہ آج کا سخی کل خودنہ مانگتا پھرے۔

عبدالرحمن الجزیری لکھتے ہیں:

والمختار أن ضرب الدف والأغانی التی لیس فیہا ملبنا في الآداب جائز بلا کراہۃ مالم یشتمل کل ذلک علی مفاسد کتبرج النساء الأجنبیات في العرس وتہتکھن أمام الرجال والعریس ونحو ذلک والاحرم

''مذہب مختاریہ ہے کہ دف اور ساز بجانا جس میں آداب کے خلاف کوئی بات نہ ہو، بلا کراہت جائز ہے، جب تک یہ خرابیوں اور بیہودگیوں پر مشتمل نہ ہو (مثلاً بیاہ شادی کے مواقع پر اجنبی عورتوں کا بن ٹھن کر باہرنکلنا، مردوں اور باراتیوں کے سامنے پھدکنا، مٹکنا وغیرہ) ورنہ حرام۔

عبدالرحمن الجزیري، کتاب الفقہ علی المذاہب الأربعۃ، 4: 9، داراحیاء التراث العربي، بیروت، لبنان

حاصلِ کلام یہ کہ اسلام دین فطرت ہے، جو ایک طرف بے حیائی، فحاشی اور فضول خرچی سے منع کرتا ہے تو دوسری طرف تفریح اور خوشی کے مواقع سے لطف اندوز ہونے کی اجازت بھی دیتا ہے۔ وہ بے جا پابندیاں لگا کر انسان کو کسی خول میں بند نہیں کرنا چاہتا۔ ہمیں بھی بے جا

پابندیاں لگانے سے گریز کرنا چاہیے۔ شادی و خوشی کے موقع پر محفل نعت کرنا باعث ثواب ہے اور اس کا اہتمام خوش نصیبی کی بات ہے، مگر شریعت کے دائرے میں رہتے ہوئے دیگر رسوم کی انجام دہی کی بھی ممانعت نہیں ہے۔